رد رافضیت

تالیف

حضرت علامہ مولانا ابوالغوث قاسم مدنی عطاری

الحمدللہ رب العلمین والصلوۃ وسلام علی سید المرسلین

امابعد!

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردرافضیت

تالیف

علامہ ابوالغوث قاسم مدنی

شیعوں کے بارے میں وضاحت فرمادیں اور یہ بتادیں کہ یہ کتنے فرقے ہیں اور انکے بارے میں شرعی حکم کیا ہے

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ط

اما بعد!

فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم ط

بسم الله الرحمن الرحيم ط

جواب

لفظ شیعہ کا معنی: لفظ شیعہ کا معنی ہے گروہ۔

شیعہ کا مطلب مسلمانوں کا وہ فرقہ جو حضرت علی کو پیغمبر اسلام کے بعد خلافت کا حقدار مانتا ہے۔ امامیہ کے مذہب کا پیرو۔

(حوالہ: فیروز اللغات اردو سے اردو-صفحہ نمبر: ۵۵۸)

شیعہ فرقہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں وجود میں آیا۔

اس فرقے کا بانی: اس فرقے کا بانی عبداللہ بن سبا یہودی تھا ۔

قانون کے شکنجہ سے بچنے کے لیے ابن سبا یہودی کے آدمی اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل بھاری تعداد میں حضرت علی کے لشکر حیدری میں بھرتی ہو گئے تھے۔

لشکر میں ایک ساتھ رہنے اور ان لوگوں کی صحبت، یاری، دوستی، اور ساتھ میں اٹھنے بیٹھنے کی وجہ سے لشکر کے سپاہیوں پر شیعہ فرقہ کے عقائد، خیالات، نظریات، اندھی عقیدت کے فاسد اعتقادات اور اسلام سے منحرف کرنے والی منطقی سوچ و بچار اور ان فاسد خیالات تائید وتوثیق کے غور وفکر کی وسیع پیمانے پر اثر ہوئی اور جو سپاہی شیعہ فرقہ کے عقائد کی تائید بند لفظوں میں کرتے تھے، وہ اب کھل کر خود کو شیعہ عقائد کے متبع کہنے لگے۔

لہذا لشکر حیدری میں شیعہ فرقہ کے عقائد باطلہ کی نشر واشاعت کی لہر دوڑ گئی بلکہ لشکر کے سپاہیوں کی اکثریت ابن سبا یہودی کی مسلسل اور منظّم جد وجہد کی وجہ سے شیعہ فرقہ کے دلدل میں غرق ہو چکی تھی۔

حضرت علی کا جو گروہ تھا وہ چار فرقوں میں بٹ گیا تھا۔

ایک فرقہ وہ تھا : جو حضرت علی اور دیگر صحابہ وازواج مطہرات کی تعظیم کرتا تھا یہی گروہ والے اہل سنت کے پیشوا تھے۔

دوسرا فرقہ شیعہ تفضیلیہ تھا: جو حضرت علی کو تمام صحابہ سے فضیلت دیتا تھا لیکن دوسرے صحابہ کو بُرا نہ کہتا تھا۔

تیسرا فرقہ تبرائیہ تھا: جو سب صحابہ کرام کو ظالم وغاصب کہتا تھا۔

چوتھا فرقہ شیعہ غلاۃ کا تھا: جنہوں نے حضرت علی کو اولوہیت کے درجے تک پہنچا دیا تھا۔

☆۔۔۔علامہ ابوالحسنات محمد اشرف سیالوی صاحب تحفہ حسینیہ میں اس پر تفصیلی کلام کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''الغرض جب شیعان علی چار فرقوں میں تقسیم ہوگئے تو دوسرے فرق مخالفہ سے امتیاز ضروری ٹھہرا، لہذا انہوں نے اپنا نام اہل سنت والجماعت رکھا۔ یہ نام گو بعد میں تجویز ہوا لیکن عقائد واعمال وہی پہلے کے ہیں۔۔

(تحفہ حسینیہ جلد 1 ص 131)

☆۔۔۔شیعہ مذہب میں کئی فرقے ہیں لیکن شیعوں کے اصل تین گروہ ہیں۔

(۱) غالیہ

(۲) زیدیہ

(۳) رافضہ

☆۔۔۔غالیہ کے پھر درج ذیل فرقے ہوگئے۔

بنانیہ .طیاریہ .خطابیہ .معمریہ .بزیعیہ .مفضلیہ .متناسیہ .شریعیہ سبیہ .مفوضہ۔

☆۔۔۔فرقہ زیدیہ کے پھر درج ذیل فرقے ہوگئے:

جاردویہ .سلیمانیہ .بتریہ .نعیمیہ، یعقوبیہ .تاسخیہ۔

☆۔۔۔رافضیہ کہ پھر درج ذیل گروہ ہوگئے:

قطعیہ . کیسانیہ، کریبیہ .عمریہ .محمدیہ .حسینیہ، نادسیہ .اسماعلیہ، قرامضیہ .مبارکیہ .شمیطیہ .عمادیہ .طموریہ . موسویہ .امامیہ۔

((73 فرقے اور انکے عقائد ص 123))

ان تمام فرقوں کے عقائد کے متعلق شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی کتاب غنیۃ الطالبین" شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی کتاب" تحفہ اثناعشریہ اورامام ابن جوزی رضی اللہ تعالی عنہ کی کتاب تلبیس ابلیس کا مطالعہ کریں۔

یہاں ان سب فرقوں کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔رہی یہ بات کہ انکے بارے شرعی حکم کیا ہےاس کے بارے میں مختصراحکام عرض کرکے پھر تفصیلات مع دلائل عرض کرتا ہوں۔

یہ بات ذہن نشیں رہے ضروریات دین کو ماننا ایمان ہے،اورضروریات دین ہی میں سے کسی کا انکار کفر ہے۔

اور ہروہ فرقہ جوضروریات دین میں سے کسی کا منکر ہووہ کافر ہے۔ضروریات دین کے علاوہ کسی چیز کا انکار کفرنہیں۔اگرچہ کفرلازم آتا ہو؛ کیوں کہ لازم مذہب، مذہب نہیں ہوتا۔ہاں! گمراہی یا۔فسق۔یا۔گناہ ہوسکتا ہے۔

☆۔۔۔جیسا کہ امام اہلسنت امام احمد رضا فرماتے ہیں:

مذہب معتمدومحقق میں استحلال (حرام کوحلال سمجھنا) بھی علی اطلاقہ کفرنہیں۔جب تک زنا یاشرب خمر۔یا۔ترک صلاۃ کی طرح اس کی حرمت ضروریات دین سے نہ ہو۔غرض ضروریات کے سوا کسی شئے کا انکار کفرنہیں،اگرچہ ثابت بالقواطع ہو؛ کہ عند تحقیق آدمی کواسلام سے خارج نہیں کرتا مگرانکاراس کا،جس کی تصدیق نے اسے دائرہ اسلام میں داخل کیا تھا۔اوروہ نہیں،مگرضروریات دین کماحققہ العلماءالمحققون من الأئمۃ المتکلمین -ولہذا خلافت خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا منکر،(بلفظ دیگر روافض)مذہب تحقیق میں کافرنہیں۔حالانکہ اس کی حقانیت بالیقین قطعیات سے ثابت ہے۔

(فتاوی رضویہ مترجم ج۵ص۱۰۱)

☆۔۔۔حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا علیہ الرحمہ کی الصارم الربانی ص134 میں ہے:

مانی ہوئی باتیں چارقسم کی ہوتی ہیں:

اول: ضروریات دین،جن کا منکر کافر،ان کا ثبوت قرآن عظیم۔یا۔حدیث متواتر-یا۔اجماع قطعیات الدلالات، واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے۔جن میں نہ شبہے کی گنجائش نہ تاویل کوراہ۔

دوم: ضروریات مذہب اہل سنت وجماعت،جن کا منکر گمراہ بدمذہب،ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے،اگرچہ یہ احتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو۔

سوم: ثابتات محکمہ، جن کا منکر بعد وضوح امر، خاطی وآثم قرار پاتا ہے۔ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی، جب کہ اس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح ومضمحل کردے۔ یہاں حدیث آحاد صحیح۔یا۔حسن کافی اور قول سواد اعظم وجمہور علما کا۔

چہارم: ظنیات محتملہ، جن کے منکر کو صرف مخطی کہا جائے۔ان کے لیے ایسی دلیل ظنی بھی کافی، جس نے جانب خلاف کے لیے گنجائش بھی رکھی ہو۔

یہ بات یادرہے کہ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے۔جوفرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے، جاہل بے وقوف ہے۔

☆۔۔۔شیعوں کے متعلق احکام کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

وہ رافضی جو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ عنھما کی گستاخی کرے یا انکی خلافت کا یا ان دونوں کی صحابیت کا منکر ہو تو کافر ہے .

اسی طرح خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے۔ اور جو عائشہ صدیقہ پر تہمت رکھتا ہو وہ بھی کافر ہے۔شیعوں کے کئی گروہوں کا عقیدہ یہ ہے کہ موجودہ قرآن مکمل نہیں ہے اس میں تحریفات ہیں، کئی آیات جو حضرت علی اور اہل بیت کے متعلق نازل ہوئی تھیں وہ نکال دی گئی ہیں۔ان کا نظریہ ہے کہ امام مہدی جب آئیں گے تو وہ صحیح مکمل قرآن پاک لائیں گے۔یہ عقیدہ بھی کفریہ ہے۔شیعوں میں ایک فرقہ غالی ہے جن کا عقیدہ ہے کہ علی خدا ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالی نے پیغام رسالت دیکر جبرائیل کو بھیجا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پیغام رسالت دو لیکن جبرائیل بھول کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دے گئے۔یہ بھی عقیدہ کفریہ ہے۔

(تفسیر عیاشی، جلد 2 صفحہ (101)

اسی طرح شیعوں کا ایک یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے اماموں کا مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء کرام سے زیادہ ہے۔یہ عقیدہ بھی کفریہ ہے۔

((مجموعہ مجالس ص 29))

اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ اسماعیلی ہے انکا عقیدہ ہے کہ ہم پر پانچ وقت کی نماز نہیں ہے اور حج کی فرضیت کا انکار کرتے ہیں یہ بھی عقیدہ کفریہ ہے۔

وہ رافضی اگر مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے تو بدعتی گمراہ ہے کافر نہیں رافضیوں کو اُن کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اُن کیا حکام بعینہ مرتدین کیا حکام ہیں اور شیعوں کے مذکورہ کفریہ عقائد میں یا انکے عذاب میں شک کرنا یا انکے کفریہ عقائد کو اچھا سمجھنا بھی کفر ہے۔

مذکورہ احکام کے دلائل درج ذیل ہیں۔

☆۔۔۔میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ علیہ ردالرفضہ میں ایک وراثت کے سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

تحقیق مقام وتفصیل مرام یہ ہے کہ رافضی تبرائی جوحضرات شیخین صدیق اکبروفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما خواہ اُن میں سے ایک کی شان پاک میں گستاخی کرے اگر چہ صرف اس قدر کہ انھیں امام وخلیفہ برحق نہ مانے۔ کتب معتمدہ فقہ حنفی کی تصریحات اور عامہ ائمہ ترجیح وفتوٰی کی تصحیحات پر مطلقاً کافر ہے۔

☆۔۔۔درمختار مطبوعہ مطبع ہاشمی صفحہ ۴۶ میں ہے:

ان انکربعض ما علم من الدین ضرورۃ کفربھا کقولہ ان اللہ تعالٰی جسم کالاجسام وانکارہ صحبۃالصدیق۔

اگرضروریاتِ دین سے کسی چیز کامنکر ہوتو کافر ہے مثلاً یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ اجسام کے مانند جسم ہے یاصدیقِ اکبررضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کامنکر ہونا۔

(درمختار باب الامامۃ مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۸)

☆۔۔۔طحطاوی حاشیہ درمطبوعہ مصر جلداول ص۲۴۴ میں ہے:

وکذاخلافتہ

اورایسے ہی آپ کی خلافت کاانکار کرنا بھی کفر ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار باب الامامۃ دارالمعرفۃ بیروت ۱/۲۴۴)

☆۔۔۔اسی طرح فتاوٰی خلاصہ قلمی کتاب الصلوۃ فصل ۱۵ اورخزانۃ المفتین قلمی کتاب الصلوۃ فصل فی من یصح الاقتداءبہ ومن لایصح میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا علی غیرہ فھومبتدع ولوانکرخلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فھوکافر۔

رافضی اگرمولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کوسب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل جانے توبدعتی گمراہ ہےاوراگرخلافتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامنکر ہوتو کافر ہے۔ (خزانۃ المفتین کتاب الصلوۃ فصل من یصح الاقتداءبہ ومن لایصح قلمی ۱/۸۲)

☆۔۔۔اسی طرح فتح القدیر شرح ہدایہ مطبع مصر جلد اول ص ۸۴۲ اور حاشیہ تبیین العلامہ احمد شلبی مطبوعہ مصر جلد اول ص ۵۳۱ میں ہے:

فی الرافض من فضل علیا علی الثلا ثۃ فمبتدع وان انکر خلافۃ الصدیق اوعمر رضی اﷲ عنہما فھو کافر۔

رافضیوں میں جو شخص مولیٰ علی کو خلفاء ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل کہے گمراہ ہے اور اگر صدیق یا فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا انکار کرے تو کافر ہے۔

(حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق کتاب الصلوۃ باب الامامۃ والحدث فی الصلوۃ المطبعۃ الکبری الامیریہ مصر ۱/۵۳۱)

☆۔۔۔ایسا ہی تبیین الحقائق وخلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے ایسا ہی بدائع میں ہے۔

اُسی کی جلد ۳ صفحہ ۴۶۲ اور بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۹۱۳ اور الاشباہ قلمی فن ثانی کتاب السیر اور اتحاف الابصار والبصائر مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۷ اور فتاوی انقرویہ مطبوعہ مصر جلد اول ص ۵۲ اور واقعات المفتین مطبوعہ مصر ص ۳۱ سب میں فتاوٰی خلاصہ سے ہے:

الرافضی ان کان یسب الشیخین و یلعنهما والعیاذ باللہ تعالٰی فھو کافر وان کان یفضل علیا کرم اﷲ تعالٰی وجھه علیھما فھو مبتدع۔

رافضی تبرائی جو حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو معاذ اللہ بُرا کہے کافر ہے، اور اگر مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صدیق اکبر اور عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ سے افضل بتائے تو کافر نہ ہوگا مگر گمراہ ہے۔

(فتاوٰی بزازیہ علی ھامش فتاوٰی ہندیہ نوع فیما یتصل بہا نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۹۱۳)

☆۔۔۔وہیں فتاوٰی بزازیہ سے ہے:

ویجب اکفارھم باکفار عثمان و علی وطلحۃ و زبیر و عائشۃ رضی اللہ تعالٰی عنھم۔

رافضیوں، ناصبیوں اور خارجیوں کا کافر کہنا واجب ہے اس سبب سے کہ وہ امیر المومنین عثمان و مولی علی و حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کافر کہتے ہیں۔

(فتاوٰی بزازیہ علی ھامش فتاوٰی ہندیہ نوع فیما یتصل بہا مما یجب اکفارہ الخ نورانی کتب خانہ پشاور ۶/۸۱۳)

☆۔۔۔اسی طرح مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر مطبوعہ قسطنطنیہ جلداول ص ۱۰۵ میں ہے:

الرافضی ان فضل علیا فھو مبتدع وان انکر خلافة الصدیق فھو کاف۔

رافضی اگرصرف تفضیلیہ ہوتو بدمذہب ہےاوراگر خلافتِ صدیق کامنکرہوتو کافر ہے۔

☆۔۔۔اُسی کے صفحہ ۶۳۱ میں ہے:

یکفر بانکار ہ صاحبة ابی بکر رضی االلھتعالٰی عنه وبانکارہ امامته علی الاصح وبانکارہ صحبة عمر رضی االله تعالٰی عنه علی الاصح۔

یعنی .. جوشخص ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کامنکرہوکافر ہے۔یُونہی جواُن کےامامِ برحق ہونے کاانکارکرنے مذہب اصح میں کافر ہے، یونہی عمرفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کاانکارقول اصح پرکفر ہے۔

(مجمع الانہرشرح ملتقی الابحرباب المرتدفصل ان الفاظ الکفر انواع داراحیاء التراث العربی بیروت ۱/۶۹۲)

☆۔۔۔اسی طرح غنیّہ شرح منیہ مطبوعہ قسطنطنیہ ص ۵۱۴ میں ہے:

المر ادبالمبتدع من یعتقدشیئا علی خلاف مایعتقدہ اھل السنة والجماعة وانما یجوز الاقتداء به مع الکراھة اذالم یکن ما یعتقدہ یؤدی الی الکفر عنداھل السنة اما لوکان مؤدیا الی الکفر فلا یجوزاصلا کا لغلاة من الروافض الذین ید عون الالوھیة لعلی رضی االله تعالٰی اوان النبوة کانت له فغلط جبریل و نحو ذٰلك مما ھو کفر و کذامن یقذف الصدیقة اوینکر صحبة الصدیق اوخلافته اویسب الشیخین۔

یعنی بدمذہب سےوُہ مراد ہےجوکسی بات کااہلسنت وجماعت کےخلاف عقیدہ رکھتاہو،اوراس کی اقتداءکراہت کے ساتھ اُس حال میں جائز ہےجب اُس کاعقیدہ اہلسنت کےنزدیک کفرتک نہ پہنچاتاہو،اگرکفرتک پہنچائےتواصلاً جائزنہیں،جیسے غالی رافضی کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کوخدا کہتے ہیں،یایہ کہ نبوت ان کےلئےتھی جبریل نےغلطی کی۔اوراسی قسم کی اور باتیں کہ کفر ہیں،اور یونہی جوحضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کومعاذ اللہ اس تہمت ملعونہ کی طرف نسبت کرے یاصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت یاخلافت کاانکارکرے یاشیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کوبُرا کہے۔

☆۔۔۔اسی طرح طحطاوی علی مرقی الفلاح مطبع مصر۱۹۸ میں ہے:

ان انکر خلافة الصدیق کفر و الحق فی الفتح عمر بالصدیق فی هذا الحکم والحق فی البرهان عثمان بهما ایضا ولا تجوز الصلوة خلف منکر المسح علی الخفین او صحبة الصدیق ومن یسب الشیخین اویقذف الصدیقة ولا خلف من انکر بعض ماعلم من الدین ضرورة لکفره ولا یلتف الٰی تاویله و اجتهاده

یعنی خلافتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ کا منکر کافر ہے اور فتح القدیر میں فرمایا کہ خلافتِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ کا منکر بھی کفر ہے، اور برہان شرح مواہب الرحمٰن میں فرمایا خلافت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر بھی کافر ہے اور نماز اس کے پیچھے جائز نہیں جو مسحِ موزہ یا صحابیتِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکر ہو یا شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بُرا کہے یا صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر تہمت رکھے، اور نہ اس کے پیچھے جو ضروریات دین سے کسی شے کا منکر ہو کہ وہ کافر ہے اور اُس کی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا نہ اس جانب کہ اس نے رائے کی غلطی سے ایسا کہا۔

☆۔۔۔اعلیٰ حضرت رحمۃ علیہ مزید لکھتے ہیں۔

بہت اکابر نے تصریح فرمائی کہ رافضی تبرائی ایسیکافر ہیں جن کی توبہ بھی قبول نہیں۔

☆۔۔۔تنویرالابصار متن درمختار مطبع ہاشمی ص۳۱۹ میں ہے:

کل مسلم ارتد فتو بته مقبولة الا الکافر بسب النبی اوالشیخین او احدهما۔

یعنی ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر وہ جو کسی نبی یا حضرات الشیخین یا ان میں ایک کی شان میں گستاخی سے کافر ہو۔

☆۔۔۔اسی طرح فتاوٰی ہندیہ جلد۲ صفحہ۴۶۲۱ اور طریقہ محمدیہ اور اس کی شرح حدیقہ ندیہ مطبع مصر جلد اول صفحہ ۲۰۷،۲۰۸ اور برجندی شرح نقایہ جلد۴ صفحہ۲۰ میں ہے:

یجب اکفارالروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا(الی قوله) وهولاء القوم

خارجون عن ملة الاسلام و احکامهم احکام المرتد ین کذا فی الظهیریة۔

یعنی رافضیوں کواُن کے عقائد کفریہ کے باعث کافر کہنا واجب ہے، یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اُن کیا حکام بعینہ مرتدین کیا حکام ہیں، ایسا ہی فتاوٰی ظہیریہ میں ہے۔

☆۔۔۔مزید لکھتے ہیں۔

روافض علی العموم اپنے مجتہدوں کے پیروکار ہوتے ہیں، اگر بفرض غلط کوئی جاہل رافضی ان کُھلے کفروں سے خالی الذہن بھی ہوتو فتوائے مجتہدان کے قبول سے اُسے چارہ نہیں اور بفرض باطل یہ بھی مان لیجئیکہ کوئی رافضی ایسا نکلے جواپنے مجتہدین کے فتوٰی بھی نہ مانے تو الاقل اتنا یقیناً ہوگا کہ ان کفروں کی وجہ سے اپنے مجتہدوں کو کافر نہ کہے گا، بلکہ اُنھیں اپنے دین کا عالم وپیشوا ومجتہد ہی جانے گا اور جوکسی کافر منکر ضروریات دین کو کافر نہ مانے خود کافر مرتد ہے۔

☆۔۔۔فتاوٰی بزازیہ جلد۲ صفحہ۳۲۲ اور درروغرر مطبع مصر جلد اول صفحہ۳۰۰ اور فتاوٰی خیریہ جلد اول صفحہ۹۴، ۹۵ اور درمختار صفحہ۳۱۹ اور مجمع الانہر جلد اول صفحہ۶۱۸ میں ہے:

من شك فی کفره وعذابه فقد کفر۔

جواس کے کفروعذاب میں شک کریوہ بالیقین خود کافر ہے۔

اوروہ رافضی جو قرآن عظیم کو ناقص بتاتے ہیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ سُورتیں امیرالمومنین عثمان غنی ذوالنورین یا دیگر صحابہ اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے گھٹا دیں، کوئی کہتا ہے اُس میں سے کچھ لفظ بدل دئے، کوئی کہتا ہے یہ نقص وتبدیل اگرچہ یقیناً ثابت نہیں محتمل ضرور ہے اور جوشخص قرآن مجید مین زیادت یانقص یا تبدیل کسی طرح کے تصرفِ بشری کا دخل مانے یا اُسے محتمل جانے بالا جماع کافر مرتد ہے کہ صراحۃً قرآن عظیم کی تکذیب کررہا ہے۔

☆۔۔۔اللہ عزوجل سورہ حجر میں فرماتا ہے:

انا نحن نزلناالذکر وانا له لحافظون۔

یعنی بیشک ہم نے اتارا یہ قرآن اور بیشک بالیقین ہم خوداس کے نگہبان ہیں۔

☆---بیضاوی شریف مطبع لکھنؤ صفحہ ۸۲۴ میں ہے:

لحفظون ای من التحریف والزیاۃ والنقص۔

تبدیل وتحریف اور کمی بیشی سے حفاظت کرنے والے ہیں۔

☆---قاضی عیاض شفا شریف مطبع صدیقی ص ۶۴۳ میں بہت سے یقینی اجماعی کفر بیان کر کے فرماتے ہیں:

وکذلك ومن انکر القراٰن او حرفا منه اور غیر شیئا منه اوزادفیه۔

یعنی اسی طرح وہ بھی قطعاً اجماعاً کافر ہے جو قرآن عظیم یا اس کے کسی حرف کا انکار کرے یا اُس میں سے کچھ بدلے یا قرآن میں اس موجودہ میں کچھ زیادہ بتائے۔

☆---شفاء شریف صفحہ ۵۶۳ میں ہے:

وکذٰ لك نقطع بتکفیر غلاۃ الرافضة فی قولھم ان الائمة افضل من الانبیاء۔

یعنی اور اسی طرح ہم یقینی کافر جانتے ہیں اُن غالی رافضیوں کو جو ائمہ کو انبیاء سے افضل بتاتے ہیں۔

(الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ فصل فی بیان ماھومن المقالات ۲/۵۷۲)

☆---اسی طرح منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع حنفی ص ۱۴۱ میں ہے:

ما نقل عن بعض الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی کفر و ضلالة والحاد وجھالة۔

یعنی وہ جو بعض کرامیہ سے منقول ہوا کہ جائز ہے کہ ولی نبی سے مرتبے میں بڑھ جائے یہ کفر وضلالت وبے دینی و جہالت ہے۔

((ماخوذ فتاوی رضویہ جلد 14 ص 42))

اسی طرح شیعوں کا ایک فرقہ اسماعیلی ہے انکا عقیدہ ہے کہ ہم پر پانچ وقت کی نماز نہیں ہے یہ عقیدہ بھی کفریہ ہے کہ اس میں نماز کا انکار پایا گیا جو کہ کفر ہے اس لئے نماز کی فرضیت ضروریاتِ دین سے ہے جس کا منکر کافر ومرتد بے دین ہے۔

☆۔۔۔''دُرّ مختار'' میں ہے:

ویکفر جاحد ھا لثبوتھا بدلیل قطعی

(درمختار،ج ۲،ص ۵، کتاب الصلوٰۃ، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

یعنی اور نماز کا منکر دلیل قطعی سے ثابت ہونے کی وجہ سے کافر ہے اور اسی طرح ''عالمگیری'' میں ہے

الصلاۃ فریضۃ محکمۃ لا یسع ترکھا و یکفر جاحدھا کذا فی الخلاصۃ''

(الفتاویٰ الھندیۃ، ج ۱،ص ۱۰۷، کتاب الصلوٰۃ، دارالفکر، بیروت)

''نمازِ فرض محکم ہے اس کے ترک کی کوئی گنجائش نہیں اور اس کا منکر کافر ہے ایسا ہی خلاصہ میں ہے''۔

لہٰذا جس نے یہ کہا کہ معاذ اللہ نماز ضروری نہیں ہے اس نے سخت کفر کہا، اس پر توبہ وتجدید ایمان فرض ہے اور بیوی رکھتا ہو، تو تجدید نکاح بھی کرے، ورنہ ہر مسلمان پر اسے چھوڑ دینا فرض ہے۔

لہذا مذکورہ دلائل سے معلوم ہوا کہ رافضی مرتد ہیں انکے کفر وعذاب میں شک کرنے والا خود کافر ہے ہمیں ان سے دور رہنے کا حکم ہے اور ان سے ہر طرح کا تعلق ختم کرنے کا حکم ہے۔اس لئے حضور علیہ السلام نے گستاخ صحابہ سے تعلقات نہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

☆۔۔۔چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ نے جمع الجوامع میں، اسی طرح قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ نے الشفاء میں۔خطیب بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے تاریخ بغدادی میں حدیث پاک نقل فرمائی۔

عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا أصحابي فإنه يجيء في آخر الزمان قوم يسبون أصحابي فان مرضوا فلا تعودهم وان ماتوا فلا تشهد وهم ولا تناكحوهم ولا توارثوهم ولا تسلموا عليهم ولا تصلوا عليهم۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اصحاب کو گالی نہ دو۔آخری زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے اصحاب کو گالیاں دے گی، اگر ایسے لوگ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو، اگر مر جائے تو جنازہ میں شرکت نہ کرو، ان سے نکاح نہ کرو، ان کو وارث نہ بناؤ، ان سے سلام نہ کرو، ان کی نماز جنازہ نہ پڑھو۔

(تاریخ بغداد جلد 8، صفحہ 142، دارالکتب العلمیۃ، بیروت))

هذا ما عندی والله اعلم ورسوله اعلم

(از قلم ابوالغوث قاسم مدنی)

اس رسالے میں اگر کوئی شرعی غلطی نظر آئے تو لازمی اطلاع فرمائیں۔ شکریہ!

رابطہ نمبر:03094632286